روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | سوموار ۲۴۔صفر ۱۴۱۳ھ، ۲۴۔ظہور ۱۳۷۱ہش، ۲۴۔اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۹۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عدل کو مدِّنظر رکھیں

"مَیں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے تمام تعلقات میں مخلوق سے ہوں یا خدا سے عدل مدِّنظر رکھو اور میری آرزو ہے کہ مَیں تم میں سے ایسی جماعت دیکھوں جو اللہ تعالیٰ کی محبّ ہو۔"

(اقتباس خطبہ قدرت ثانیہ کے مظہرِ اوّل)

چار براعظموں میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات کے براہِ راست ٹیلی کاسٹ کا آغاز

جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے۔ دنیا کی سب برائیوں کی جڑ بے رخی سے پیش آنا ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱۔اگست ۱۹۹۲ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

ربوہ: ۲۱۔ اگست۔ آج یہاں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ لندن سے براہِ راست مواصلاتی سیّارے کے توسّط سے ڈش انٹینا کے ذریعے LIVE یعنی براہِ راست ٹی وی پہ دیکھا اور سُنا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ آج سے چار برّاعظموں میں براہِ راست دیکھا اور سُنا جا رہا ہے۔ ان برّاعظموں میں یورپ، ایشیا، آسٹریلیا اور افریقہ شامل ہیں۔ جن میں جاپان، آسٹریلیا، انڈونیشیا، بنگلہ دیش، ہندوستان، پاکستان، مشرقِ وسطیٰ اور افریقہ کے بہت سے ممالک شامل ہیں۔

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ بیت الفضل لندن سے پاکستان کے وقت کے مطابق قریباً ۵ بجکر ۳۵ منٹ پر شروع ہوا اور چھ بج کر پینتیس منٹ پر ختم ہوا۔ ربوہ کے علاوہ پاکستان بھر کی جماعتوں کے ہزاروں احمدی افراد نے ڈش انٹینا کے ذریعے اپنے اپنے شہروں میں اپنے محبوب امام کا خطبہ سُنا۔

حضرت امام جماعت ایدہ اللہ کے ارشادات

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ اس نے یہ خطبہ چار برّاعظموں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ مَیں نے کہا تھا کہ جب اللہ کا فضل آسمان سے نازل ہوگا تو کوئی اُس کو روک نہ سکے گا۔ آج چار برّاعظموں میں نازل ہونے والے ان افضال کو کون روک سکتا ہے۔ ہم خدا کے بندے ہیں اور خدا کا نام لیتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَیں سب سے پہلے پاکستان کے احمدی بھائیوں کو نہایت محبت بھرا اسلام پہنچاتا ہوں۔ اور اس تاریخی موقع کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پھر ہندوستان، بنگلہ دیش، آسٹریلیا، جاپان، اور افریقہ کے کئی ممالک کے احمدیوں کو بھی محبت بھرا اسلام پیش کرتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کے ایک معروف شاعر محترم چوہدری محمد علی صاحب کے ایک شعر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ انہوں نے میرا نام لئے بغیر مجھے ذہن میں رکھتے ہوئے یہ شعر کہا تھا

کبھی تو اس سے ملاقات ہوگی جلسے پر
کبھی تو آئے گا وہ وصل کے مہینوں میں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات آج ایک رنگ میں پوری بھی ہو رہی ہے اور اب اللہ نے چاہا تو یہ سلسلہ امریکہ اور کینیڈا تک بھی وسیع ہو جائے گا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے یہ افضال اتنے ہیں کہ ہم ان کو گن بھی نہیں سکتے۔ ہم اپنی ساری عمر بھی قربان کر دیں تو اس کا شکر نہیں ادا کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا شکر گذار بندہ بنائے اور اللہ کے جو احسان ہم گن بھی نہیں سکتے ان کے لئے بھی ہماری شکر گذاری قبول کرے اور اپنے فضلوں سے ان کو بڑھاتا چلا جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج کے دن اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے احباب جماعت کو اللہ کے حضور شکر ادا کرتے ہوئے اپنی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنا چاہیئے۔ دنیا سے اپنی سب حرصیں اور طمع چھوڑ کر صرف ایک خدا کے ہو جاؤ۔ خدا تمہارے سب بوجھ اٹھالے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج کا خطبہ جھوٹ کے موضوع پر دیا اور فرمایا تبتّل الی اللہ کی راہ میں سب سے بڑی روک جھوٹ کا بُت ہے۔ خدا کے نام پر بظاہر عبادت کی جاتی ہے لیکن خدا کے گھروں سے باہر نکلنے کے بعد پھر اسی جھوٹ کیلئے زندگی وقف ہو کر رہ جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اپنے خیالات اور نیتوں کا تجزیہ کرے اور دیکھے کہ کتنی عبادت اللہ کے لئے اور کتنی غیر اللہ کے لئے ہوتی ہے۔ اگر خیالات غیر سے چمٹے ہوئے ہوں تو بظاہر نام اللہ کا بھی لیا جائے تو وہ غیر ہی کا ہوتا ہے۔ اللہ ظاہر کو نہیں دیکھتا وہ تو حقیقت پر نظر رکھتا ہے۔

حضور نے جھوٹ کے نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جھوٹ قوموں کے رزق کو چھین لیتا ہے۔ یہاں دیندار اور غیر دیندار کا کوئی فرق نہیں۔ جو قومیں سچ کو اختیار کرتی ہیں ان کے رزق میں برکت ملتی ہے۔ تیسری دنیا کے ممالک کو اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔

حضور ایدہ نے فرمایا حدیث ہے کہ والدین سے نیک سلوک عمر کو بڑھاتا ہے۔ جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے۔ اور دعا قضاء و قدر کو بدل دیتی ہے۔ ان تین باتوں میں دنیا کے سب معاملات حل ہو جاتے ہیں۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ دنیا کے اکثر جھگڑے بدظنی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جو یہ ہیں کہ ایک دوسرے کے عیوب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اپنے بھائیوں کے عیبوں کا تجسّس نہ کرو۔ اگر پہلے سے بدظنی نہ ہو تو تجسّس کا بچہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ جس سے محبت ہو اس پر بدظنی بھی نہیں ہوتی اور اس کی کوئی برائی بھی نظر نہیں آتی اس لئے ان ساری برائیوں کی جڑ یہ نظر آتی ہے کہ دوسروں کے ساتھ بے رخی سے پیش نہ آؤ۔ ان سب برائیوں کی بنیاد محبت کی بجائے اجنبیت کا تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں کے سے تعلق پیدا کرو۔ جس سے پیار ہو اس کے مال پر لالچ کی نظر نہیں ڈالی جاتی۔ اس سے حسد نہیں ہوتا۔ اس سے دشمنی نہیں ہوتی۔

حضور ایدہ اللہ نے عام مسلم دنیا کے پریشان کن حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج یہاں پر ایک دوسرے کا خون ارزاں ہو گیا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کا خون کر دینا معمول بن گیا ہے۔

یہ بات بے رخی سے شروع ہوتی ہے۔ اس کو معمولی نہ سمجھیں جو آپ کے پاس آتا ہے۔ اس کی عزت افزائی کریں اس پر یہ بات اجاگر کریں کہ آپ اس سے برتر نہیں ہیں۔ اگر یہ بنیادی پتھر غلط رکھا گیا تو جان لیں۔ کہ اس کی بالائی منزلوں پر خون کا لفظ لکھا ہوا ہے اور جلد یا بدیر یہ بے رخی خون خرابے میں تبدیل ہو جائے گی۔

حضور نے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سب اچھائیوں کو اختیار کرنا آپکا فرض ہے۔ آپ پر سختیاں کی جاتی ہیں آپ کو جیلوں میں بھیجا جاتا ہے۔ ماریں پڑتی

باقی صفحہ ۲ پر

یہ شمارہ خطبہ نمبر کے خریداروں کے لئے بھی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش ۔ ۲۴۔ اگست ۱۹۹۲ء

مصائب اور مشکلات

ہم اپنے ماحول پر نظر ڈالیں یا تاریخ کے اوراق کھنگالیں تو یہ خیال بالبداہت غلط ثابت ہو جاتا ہے کہ اللہ کے پیاروں کو مشکلات میں سے نہیں گذرنا پڑتا اور ان پر بعض اوقات مصائب کے پہاڑ نہیں ٹوٹتے۔ جہاں تک دنیاوی زندگی کے آرام و آسائش اور مصائب و مشکلات کا تعلق ہے یہ تو سب کے لئے یکساں ہے۔ اچھے لوگ بھی ان سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور بُرے لوگ بھی۔ بڑے بڑے بزرگوں نے ایسی ایسی آسائشیں دیکھی ہیں کہ دنیا دار ان پر انگلیاں اٹھانے لگتے ہیں۔ اور بڑے بڑے بزرگوں اور خدا کے پیاروں نے ایسے ایسے مصائب جھیلے ہیں کہ الاماں۔

فرق مصائب کے آنے یا نہ آنے میں نہیں ہے بلکہ فرق اس بات میں ہے کہ اچھے اور بُرے لوگ ان مصائب سے کیا تاثر لیتے ہیں۔ کیا دونوں کے لئے ایک مصیبت ایک جیسی رہتی ہے۔ اس کا جواب نفی میں ہے۔ اللہ کے پیارے جانتے ہیں کہ یہ مصیبت خدا کی طرف سے آئی ہے اور ان کو گرانے کے لئے نہیں بلکہ ان کو اوپر اٹھانے کے لئے آئی ہے۔ وہ مصیبت کے وقت ہشاش بشاش رہتے ہیں انہیں خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر یقین ہوتا ہے۔ ان کی نظر خدا کی طرف ہوتی ہے۔ اور ہر مشکل سے مشکل وقت میں انہیں اُمید کی کرنیں نظر آتی ہیں وہ مصیبت کی تمنا تو نہیں کرتے لیکن آ جانے پر دلیری اور خوش دلی سے برداشت کرتے ہیں۔ جبکہ دوسری قسم کے لوگ مصیبت کے وقت میں گھبرا جاتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی امید کی کرن نہیں ہوتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بس اب ڈوبے کہ ڈوبے۔ انہیں چھٹکارے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور ان کو یوں لگتا ہے کہ ان کا ہاتھ پکڑنے والا بھی کوئی نہیں۔ وہ پریشان ہو جاتے ہیں اور ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔ ان کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔

یہ کتنا بڑا فرق ہے۔ خدا کے ماننے والوں میں اور خدا کے وجود کا انکار کرنے والوں میں۔ یہ بات کسی فلسفہ سے تعلق نہیں رکھتی۔ یہ عقیدہ سے متعلق ہے۔ اور ایمان سے اور یقین سے۔ جوں جوں انسان کا یقین اللہ تعالیٰ کی ہستی میں پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ آرام کو تو آرام سمجھتا ہی ہے تکلیف کو بھی آرام سمجھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور مصائب کے دوران جو اس کے ایمان اور اخلاص میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ اس کی زندگی کو پہلے سے کہیں بہتر بنا دیتا ہے۔

ہوں قریب دشت تو کانٹوں کی خوشبو آئیگی
آبلوں کی آرزو تلوے مرے سہلائے گی
گفتگو ایسا نہ ہو جذبات سے مغلوب ہو
ہاں مگر یہ جذبۂ دل کا عَلَم لہرائے گی

——— ابوالاقبال

فرزانوں کا ذکر نہ چھیڑو، دیوانوں کی بات کرو
داناؤں کو دیکھ چکے ہم، نادانوں کی بات کرو

مسند و منبر والے لوگ تو اونچے، شانوں والے ہیں
ہم تو چھوٹے لوگ ہیں ہم سے انسانوں کی بات کرو

شمع جلی کچھ لوگوں کی شب بھر کے لئے محفل بھی جمی
وہ جو آ کر جا نہ سکے اُن پروانوں کی بات کرو

دل میں ہو گر خوف خدا کا عبرت کے سامان بہت
فرعونوں کا قصّہ چھیڑو، ہامانوں کی بات کرو

کام بہت دشوار ہے لیکن منزل مل ہی جائے گی
صحراؤں میں گھل مل جاؤ، ویرانوں کی بات کرو

شدّتِ غم مشکل تو نہیں پل بھر میں مثلِ ہوش اُڑے
پیمانوں سے ہاتھ ملاؤ، میخانوں کی بات کرو

اُن کی قدم بوسی کی خواہش دل میں ہے محمودؔ اگر
اُن تک آنے جانے والے دربانوں کی بات کرو

ڈاکٹر محمود الحسن

بقیہ: صدا سے آگے

ہیں، تھانوں میں بلائے جاتے ہیں۔ اسی محبت کی سزا ہے جو آپ کو مل رہی ہے اگر آپ ان اخلاق کو اپنے اندر جاری کر لیں گے تو ان سزاؤں اور تکالیف سے لاکھوں گنا بڑھ کر آپ اس کا اجر پائیں گے۔ اور اس کا فیض حاصل کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جھوٹ کی مذمت میں ایک اقتباس پڑھ کر سنایا اور فرمایا۔ کہ آج تو حضرت بانی سلسلہ کے وقت سے شاید سو گنا زیادہ جھوٹ پیدا ہو چکا ہے۔ دنیا ہر طرف یہی کہہ رہی ہے کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے ہمیں فرمایا ہے کہ یہ بات غلط ہے۔ جھوٹ کا بُت ہمیشہ دغا کرتا ہے۔ یہ انجام کار ہمیشہ نقصان پہنچاتا ہے۔ آخر کار سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو جھوٹ کی نجاست سے نجات بخشے۔

جامعہ احمدیہ میں انگریزی کی تدریس کیلئے اساتذہ کی ضرورت

جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگریزی زبان کی تدریس کے لئے اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ احباب جماعت میں سے ایسے گریجوایٹ دوست جو انگریزی پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں اور سلسلہ کی خدمت کا جذبہ بھی رکھتے ہوں وہ براہ کرم وکالت تعلیم سے فوری رابطہ کریں۔
بی ایڈ۔ ایم ایڈ کی اسناد رکھنے والے مناسب ہونگے (وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

زُلَالُكَ مَطْلُوْبٌ فَاَخْرِجْ عُیُوْنَهٗ
جَلَالُكَ مَقْصُوْدٌ فَاَیِّدْ وَاَظْهِرِ

تیرا آبِ زلال مجھے مطلوب ہے۔ سو اس کے چشمہ کو جاری کر۔ تیرا جلال مقصود ہے۔ پس تائید کر اور اپنا جلال ظاہر کر۔

وَجَدْنَاكَ رَحْمَانًا فَمَا الْهَمُّ بَعْدَهٗ
نَعُوْذُ بِنُوْرِكَ مِنْ زَمَانٍ مُّكَوَّرِ

جب ہم نے تجھے رحمٰن پایا ہے تو اس کے بعد کیا غم ہے۔ ہم تاریک زمانہ سے تیرے نور کی پناہ لیتے ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ كُلُّهٗ
لِرَبٍّ كَرِیْمٍ قَادِرٍ وَّ مُیَسِّرِ

ہماری آخری پکار یہ ہے کہ تمام کی تمام حمد رب کریم قادر اور آسانی پیدا کرنے والے کے لئے ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں بلکہ اس بات کو بھی پیش فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو ہماری ضروریات کے پیدا ہونے سے بھی پہلے انہیں پورا کر دیتا ہے۔ اس کا رحمٰن ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے اس دنیا میں آنے سے بھی پہلے اس نے ہماری ضرورتیں پوری کی ہوئی تھیں۔ جو ذات یہ کچھ کرتی ہے اس سے اگر مانگا جائے تو وہ کیوں نہیں دے گی۔

پانی ہر چیز کی تخلیق کا باعث ہے اور اللہ تعالیٰ کا پانی جس شخص کو مل جائے اس کے لئے ساری دنیا اس کی مسخر ہو جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اے خدا مجھے تو تیرے صافی پانی۔ آبِ زلال۔ کی طلب ہے تو مجھے یہ پانی عطا کر اور نہ صرف تھوڑا تھوڑا بلکہ میرے لئے اس کے چشموں کو جاری کر۔ گویا کہ جو چیز زندگی کو پیدا کرتی ہے وہ مجھے فراوانی سے عطا کر۔ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے جیسا فرمایا ہے کہ ہر چیز انسان کے لئے مسخر کر دی گئی ہے۔ کون و مکان کی ہر چیز واقعی مسخر ہو جاتی ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ تو میری مدد فرما۔ اور مدد کا ایک ظاہر و باہر طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جلال کا اظہار کرے۔ اگرچہ جمال سے بھی مدد ہو سکتی ہے۔ لیکن جمال کی طرف لوگوں کو توجہ کم ہوتی ہے اور جلال اپنے آپ کو جلدی اور آسانی سے منوا لیتا ہے۔ اس لئے حضور فرماتے ہیں کہ مجھے تو تیرا جلال چاہیئے اور اس جلال کے لئے میں اُمید رکھتا ہوں کہ تو میری مدد فرمائے گا۔

حضور فرماتے ہیں کہ ہمارے اردگرد پھیلی ہوئی تاریکی سے بچنے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ ہم تیرے نور کی پناہ لے لیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے نور میں چلا جاتا ہے۔ وہ ہر قسم کی تاریکی سے بچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تو انسان کی ضروریات کو اس کی زندگی سے بھی پہلے مہیا فرما رکھا ہے۔ پس یہ تاریکی جو انسان کے ماحول میں نظر آتی ہے اس سے بچنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سامان فراہم کر رکھے ہیں اور ان میں سے سب سے اہم سامان تو اس کا اپنا نور ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تاریکی سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نور کی تلاش میں رہیں اور جس شخص کو یہ ساری چیزیں مل جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا جلال جو اسے مطلوب ہے وہ مل جائے اللہ تعالیٰ کے جلال کے جلوے اس پر اور اس کے اردگرد ظاہر ہوں اللہ تعالیٰ اپنی رحمانیت کی صفت کو کام میں لاتے ہوئے اس کی تمام ضروریات اس کے مانگنے سے بھی پہلے اسے دے دے۔ اور جو شخص اس کے نور میں پناہ لے لے وہ اس کے سوا اور کیا کہے گا کہ ہماری آخری پکار یہ ہے کہ تمام کی تمام حمد ربِّ کریم جو قادر ہے اور جو انسان کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے ان میں آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے لئے ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ اللہ تعالیٰ کرم کرتا ہے۔ قدرت نمائی کرتا ہے۔ مشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔ اور یہ ساری باتیں انسان کو طبعاً اس بات پر مجبور کرتی ہیں کہ وہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ہی حمد کرے۔ اے خدا تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم بھی ان باتوں سے پوری طرح بہرہ ور ہو سکیں تو ہمیں آبِ زلال عطا فرما تو ہمارے لئے اپنے جلال کا اظہار فرما تو اپنی رحمانیت سے کام لیتے ہوئے ہماری ضروریات کو پورا فرما۔ اور ہمیں اپنے نور کے دائرے میں پناہ عطا کر۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرما کہ ہم ہمیشہ تیری حمد کریں۔ تیرے کرم کی طرف نظر رکھیں۔ تیری قدرت کی طرف نظر رکھیں اور تو جو آسانیاں ہمارے لئے پیدا کرتا ہے انہیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔ اور ہمہ وقت تیری حمد میں مصروف رہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت الاول سنایا کرتے تھے کہ میں ایک دفعہ جموں سے قادیان آرہا تھا۔ کہ ایک سکھ لڑکا جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بہت اخلاص اور محبت رکھتا تھا لاہور میں مجھے ملا۔ اور اس نے مجھے کہا کہ آپ قادیان چلے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ میں نے جب آپ سے ملنا شروع کیا تھا میرے اندر خدا تعالیٰ کی محبت ذکر الٰہی کی عبادت اور دعاؤں کی طرف رغبت پیدا ہو گئی تھی۔ مگر اب کچھ عرصہ سے آپ ہی آپ دہریت کے خیالات میرے اندر پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ میں نے بہتیرا زور لگایا ہے کہ وہ خیالات نکلیں مگر وہ نکلتے نہیں ان کے ازالے کے لئے مجھے کوئی تدبیر بتائیں تاکہ میں ان خیالات کی خرابیوں سے بچ سکوں۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے قادیان پہنچ کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ذکر کیا کہ مجھے اس طرح فلاں لڑکا ملا تھا آپ نے فرمایا۔ ہاں وہ ہم سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر آپ نے کہا۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ حضور کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دیں کہ کچھ عرصہ سے میرے دل میں دہریت کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ معلوم نہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ آپ نے فرمایا جب اس کے اندر حتمی طور پر شبہات نہیں پیدا ہوئے تو وہ شبہات کسی اور کے اثر کا نتیجہ ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا میری طرف سے اسے پیغام دے دیں کہ کالج میں جن لڑکوں کے درمیان تمہاری سیٹ ہے معلوم ہوتا ہے وہ دہریہ خیالات کے ہیں۔ اور ان کا اثر تم پر پڑ رہا ہے۔ اس لئے تم اپنی سیٹ بدل لو۔ چنانچہ آپ نے اسے پیغام پہنچا دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت امام جماعت الاول دوسری دفعہ جموں سے قادیان تشریف لا رہے تھے کہ پھر وہی لڑکا آپ کو ملا آپ نے فرمایا سناؤ۔ کیا حال ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ اب میرے خیالات درست ہیں۔ میں نے پیغام پہنچتے ہی سیٹ بدلوا لی اور اسی دن سے میرے خیالات بھی درست ہو گئے۔

تو یہ ایک مجرب حقیقت ہے جس کا انکار کوئی جاہل ہی کرے تو کرے ورنہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس تجربے کی صداقت میں مسمریزم کا عمل جاری ہوا۔ اس کی تائید میں ہپناٹزم نکلا۔ غرض یہ سارے امور اس امر کے گرد چکر لگا رہے ہیں کہ انسان کے دل سے ایسی شعائیں نکلتی ہیں جو دوسرے کے دل پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ پس اگر تم کھڑے ہونے میں احتیاط نہیں کرو گے اور یکجہتی اور اتحاد سے کام نہیں لوگے تو لازماً اس کا تمہارے قلوب پر اثر پڑیگا۔ پس چاہیئے کہ جن کو میں نے ماتحت عہدہ دار مقرر کیا ہوا ہے وہ اس طرف توجہ کریں۔ آخر میں تو اتنا کام نہیں کر سکتا۔ میں اگر صدر بنا ہوں تو اس لئے کہ تم میں یہ جوش اور امنگ قائم رہے کہ تمہارا (امام) صدر ہے ورنہ کام سارا ماتحتوں نے کرنا ہے اور انہیں کو کرنا چاہیئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جو سہارے کا حق دار ہے وہ سہارا نہ لے اگر کوئی کمزور یا بیمار ہو تو وہ لاٹھی کا سہارا لے سکتا ہے بلکہ زیادہ تکلیف ہو تو بیٹھ بھی سکتا ہے جو طاقت ور ہیں وہ سارے کے سارے ایک شکل میں کھڑے ہوں۔ اگر یہ مقرر ہو کہ ہاتھ کھول دیں تو سب ہاتھ کھول دیں۔ اور اگر یہ مقرر ہو کہ ہاتھ باندھ دیں تو سب کا فرض ہے کہ ہاتھ باندھ لیں۔ اگر کوئی بیمار

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاثرات

محترم ملک غلام فرید صاحب نے سیرۃ حضرت اُمِّ طاہر (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے) مرتبہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب۔ قادیان۔ میں اپنے جو تاثرات پیش کئے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

میں نے ۱۹۱۶ء میں زندگی وقف کی تھی۔ ۱۹۲۰ء میں غلطی سے میں اس نیت سے لاء کالج میں داخل ہوا کہ ایل ایل بی کر کے واپس قادیان جا کر خدمت کروں گا۔ میں تین ماہ بیمار رہا۔ میں نے لاء کالج چھوڑ دیا اور گورنمنٹ کالج میں ایم اے (تاریخ) میں داخلہ کے لئے پرنسپل مسٹر گیرٹ سے ملا۔ انہوں نے یہ معلوم کر کے کہ میں احمدی ہوں باوجود کئی ماہ کی تاخیر کے اور دو سال قبل بی اے کرنے کے داخل کر لینے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ میں رقم داخلہ لینے کے لئے قادیان گیا اور (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب) کے درس القرآن میں بعد نماز عصر بیت اقصیٰ میں شامل ہوا۔ بعد درس حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت حافظ روشن علی صاحب اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے یکے بعد دیگرے مجھے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ اور دریافت کرنے پر کہا کہ شوریٰ میں (جو بعد والی باقاعدہ شوریٰ نہ تھی) حضور نے یہ ذکر کیا ہے۔ کہ غلام فرید صاحب نے وقف کیا تھا وہ وقف چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اور حضرت صاحب بہت ناراض ہیں۔ میں نے اپنے بڑے بھائی ملک نواب الدین صاحب سے ذکر کیا۔ انہوں نے بھی کہا کہ حضرت کی ناراضگی دور کئے بغیر نہ جاؤ۔ میں نے کہا کہ میں نے وقف ترک نہیں کیا۔ ایم اے کر کے میں پھر یہاں آؤں گا۔ اس وقت داخلہ بھی مل رہا ہے۔ بارہ بجے رات تک ہم ایک دوسرے سے بحث کرتے رہے۔ آخر یہ طے ہوا۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے مشورہ لیا جائے۔ چنانچہ اسی وقت ہم دار العلوم سے شہر پہنچے۔ ایسے بے وقت آنے پر حضرت میاں صاحب متفکر ہوئے اور ہماری بات سُن کر مجھے فرمایا کہ آپ واپس نہ جائیں۔ کیا بعید ہے کہ آپ کو ایم اے انگریزی کرنے کا موقعہ بھی مل جائے۔

کئی ماہ کی بیماری کی وجہ سے میری صحت پہلے ہی کمزور تھی۔ چونکہ یہ مشورہ میری رائے کے بالکل خلاف تھا۔ مجھے ایسی شدید ذہنی کوفت ہوئی کہ اس کا میری صحت پر تنا برا اثر پڑا کہ بڑے بھائی صاحب کو میری زندگی کے متعلق تشویش پیدا ہو گئی۔ میں نے حضور کی خدمت میں چٹھی لکھی کہ میں اب واپس نہیں جاؤں گا۔ نہ میں نے وقف چھوڑا ہے۔ مجھے معافی دے دی جائے۔ آپ کا محبت والا جواب آیا۔ کہ میں آپ کے لئے روزانہ دعا کرتا ہوں۔ لیکن معافی کے متعلق جواب میں کچھ ذکر نہ تھا۔ ان دنوں گول کمرہ میں آپ کام کرتے تھے۔ میں نے وہاں ملاقات کی۔ اور پھر یہی عرض کی۔ آپ مجھ سے نہایت شفقت سے پیش آئے اور فرمایا کہ میں آپ کے لئے روزانہ بہت دعا کرتا ہوں...

جب حضرت سیدہ اُمِّ طاہر سے حضور کا نکاح ہونے والا تھا۔ میرے بڑے بھائی ملک نواب الدین صاحب نے حضرت سید محمد سرور شاہ سے مل کر ان کو اس بات پر راضی کر لیا کہ وہ بوقت نکاح میری معافی کی سفارش کریں۔ اور حضرت قاضی امیر حسین صاحب اور حضرت حافظ روشن علی صاحب کو بھی راضی کر لیا کہ مولوی صاحب کی سفارش کی تائید کریں۔ یہ تینوں بزرگ مجھ سے محبت کا سلوک کرتے تھے۔ چنانچہ خطبہ نکاح کے بعد (جو کہ بیت مبارک کے قدیم حصہ میں پڑھا گیا) مولوی صاحب نے سفارش کی جو مطبوعہ خطبہ میں درج ہے۔ اس کے بعد ہر دو دیگر بزرگوں نے باری باری میری سفارش کی۔ حضرت صاحب نے اپنی طرز پر آہستہ آواز سے جواب دیا۔ قاضی صاحب بہت دلیر طبع تھے۔ انہوں نے پھر یقین حاصل کرنے کے لئے پوچھا کیا حضور نے معاف کر دیا ہے؟ حضور نے فرمایا۔ معاف کر دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب تو اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ اور سارے حاضرین مجھے مبارک باد دینے لگے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب یہ نظارہ مجھے ہمیشہ یاد دلاتے تھے۔ چنانچہ قریب کے عرصہ میں بھی مجھے یاد دلایا تھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو حضرت صاحب نے تین سال کے لئے دینی تعلیم کے حصول کے لئے فارغ کر دیا۔ اور حضرت قاضی امیر حسین صاحب، حضرت مولوی سرور شاہ صاحب، حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری کو مقرر کیا کہ آپ کی دینی تعلیم کی تکمیل کریں۔ آپ اس وقت ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کے نائب ایڈیٹر تھے۔ مجھے آپ کی جگہ متعین کر دیا گیا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب ایڈیٹر تھے۔

قریب کے عرصہ میں حضرت صاحب پہاڑ پر گئے ہوئے تھے۔ خزانہ کی حالت اچھی نہ رہی یہاں تک نوبت پہنچی کہ کئی ماہ تک تنخواہیں صدر انجمن کے کارکنان کو نہ ملیں۔ طے ہوا کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب پرچی دے دیا کریں جس پر دکاندار آٹا دے دیا کریں۔ اس زمانہ کے کارکنوں کی قربانی کا اندازہ موجودہ وقت کے احباب مشکل ہی لگا سکتے ہیں۔ صرف آٹا ملنے کی صورت میں بھی وہ اپنے عہد کو کہ قادیان میں مقیم رہیں گے نہیں چھوڑتے تھے اور ایسی تنگی مہینوں رہتی تھی۔ ایسی حالت کی اطلاع حضرت صاحب کو دی گئی۔ آپ پہاڑ سے واپس چلے آئے اور مشورہ سے کارکنان میں تخفیف کرنا طے ہوا۔ چنانچہ میرے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ کلکتہ میں مجھے بطور مربی بھجوا دیا جائے۔ میں نے بوساطت ناظر صاحب چوہدری فتح محمد صاحب سیال حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ سلسلہ کے اموال کی بچت یوں بھی ہو سکتی ہے کہ مجھے رخصت دے کر ایم اے کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ دو شرائط کے ساتھ اجازت ہے۔ ایک یہ کہ باقاعدہ کالج میں داخل ہوں۔ دوسرے ایم اے انگریزی کا کروں۔

چنانچہ اس طرح مجھے انگریزی میں ایم اے کرنے کا موقع ملا۔ اور آٹھ ماہ قبل حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے جو بات فرمائی تھی۔ غیر معمولی حالات میں پوری ہوئی۔ غیر معمولی اس لئے کہ میری دماغی رغبت اور رجحان صرف تاریخ کے مضمون کی طرف تھا۔ انگریزی میرا مضمون نہیں تھا۔ مجھے یہ خیال بھی نہیں آ سکتا تھا کہ میں انگریزی کا ایم اے کروں۔ ایسی صورت میں حضرت میاں صاحب کا یہ فرمانا اور پھر انگریزی کا ایم اے کر کے ریویو آف ریلیجنز، سن رائز کے ایڈیٹر اور پھر مترجم انگریزی کے طور پر خدمت کی توفیق پانا یہ سب کچھ غیر معمولی تھا۔

ایک دفعہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور میں جلسہ سالانہ کی حضور کی ایک تقریر کے متعلق محمد شفیع صاحب المعروف (م۔ش) نے غلط رپورٹ شائع کی۔ اس بارہ میں ڈرافٹ بنانا تھا۔ پہلے جو ڈرافٹ بعض دوسروں نے بنائے تھے حضرت صاحب نے دیکھ کر فرمایا تھا کہ میرے منشاء کو پورا نہیں کرتے۔ مجھے ناظر امور عامہ سید ولی اللہ شاہ صاحب لے کر پھیروچچی گئے جو چند میل دور ہے۔ جہاں دریا پر حضور بحالی طبیعت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ آدھی رات کو ہم موٹر پر ہی واپس آئے۔ مجھے شدید پیچش ہو گئی۔ اس لئے سونے کا موقعہ نہ ملا۔ ایسی حالت میں ہی میں نے رات کو ڈرافٹ تیار کر لیا۔ اور علی الصبح ہی ہم دونوں پھیروچچی پہنچے۔ اور حضور نے ڈرافٹ پسند کیا۔ اور مجھے لاہور جا کر شائع کرانے کو کہا۔ چنانچہ یہ کام تکمیل پذیر ہو گیا۔ پھیروچچی کے پہلے سفر میں سیدہ اُمِّ طاہر صاحبہ بھی اپنے بھائی سید ولی اللہ شاہ صاحب کے ہمراہ وہاں جا رہی تھیں۔ میں نے ذکر کیا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر باہر جلسہ پر جاتی ہوئی کسی خاتون کو آپ نے منتظمین کو یہ پیغام پہنچانے کو کہا کہ فلاں جگہ کھانا بھجوانا ہے۔ اس خاتون نے یہ تو نہ بتایا کہ کس کا پیغام ہے اور سہواً صرف پیغام دیا۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب نے جو دار العلوم میں منتظم تھے کہا، کہ ایسا انتظام کر دیتا ہوں۔ لیکن وہ جلد واپس آ گئی اور اس نے آپ سے کہا گویا آپ کے پیغام کی پرواہ نہیں کی گئی۔ اور آپ کے ذکر کرنے پر صوفی صاحب کو اس خدمت سے حضرت صاحب نے ہٹا دیا جس پر وہ سالہا سال سے کام کر رہے تھے۔ بھلا کوئی احمدی احمدی ہو کر آپ کا پیغام پہنچنے پر اسے رد کر سکتا ہے۔ سیدہ اُمِّ طاہر صاحبہ نے کہا۔ درست ہے۔ میں معافی دلوا دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے معافی دلوا دی۔ آپ بہت زیرک اور فعال خاتون تھیں۔

اپنے بچوں میں دیانت کی عادت ڈالیں

حضور نے فرمایا:۔

"عمومی تعلیم میں واقفین بچوں کی بنیاد وسیع کرنے کی خاطر جو ٹائپ سیکھ سکتے ہیں ان کو ٹائپ سکھانا چاہئے اکاؤنٹس رکھنے کی تربیت دینی چاہئے دیانت پر جیسا کہ میں نے کہا تھا بہت زور ہونا چاہئے، اموال میں خیانت کی جو کمزوری ہے۔ یہ بہت ہی بھیانک ہو جاتی ہے۔ اگر واقفین زندگی میں پائی جائے۔ اس کے بعض دفعہ نہایت ہی خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ وہ جماعت جو خالصتہً طوعی چندوں پر چل رہی ہے اس میں دیانت کو اتنی غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ گویا دیانت کا ہماری شہ رگ کی حفاظت سے تعلق ہے۔ سارا مالی نظام جو جماعت احمدیہ کا جاری ہے وہ اعتماد اور دیانت کی وجہ سے جاری ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون ۔ سین

یوگوسلاویہ کے مہاجر

جب سے سوویت یونین ٹوٹ پھوٹ گئی ہے اور اس کی مختلف ریاستوں نے آزادی کا اعلان کیا ہے۔ ان ریاستوں میں سے بعض کو خاصی مشکلات درپیش ہیں۔ یوگوسلاویہ تو جنگ کا میدان بنا ہوا ہے۔ بوسنیا ہرزے گووینا کے دارالحکومت سرایےوو میں اکثر جنگ جاری رہتی ہے۔ حتیٰ کہ اقوام متحدہ تک کو وہاں خور و نوش اور دیگر ضروریات زندگی کی اشیاء پہنچانے میں دقت پیش آتی ہے۔ وہاں سے بہت سے لوگ مہاجر بن کر دوسرے ملکوں میں چلے گئے ہیں۔ ایک خاصی تعداد برطانیہ بھی پہنچی تھی۔ لیکن برطانیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ یوگوسلاویہ کے مہاجرین کو واپس بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ اس فیصلے پر تنقید شروع ہو گئی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ مہاجر بہرحال مہاجر ہوتا ہے چاہے وہ کہیں سے آئے۔ جب کسی شخص کی ذاتی پوزیشن مہاجر سے ہم آہنگ ہو تو اسے مہاجر ہی مان لینا چاہئے اور اسے وہی مراعات ملنی چاہئیں جو دوسرے مہاجرین کو ملتی ہیں۔ اس لئے یوگوسلاویہ کے مہاجرین کو برطانیہ سے نکالنے کی مذمت کی جا رہی ہے اور کہا یہ جا رہا ہے کہ یہ نہایت ناروا بات ہے۔ برطانیہ کے تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ یہ مہاجر زبردستی مہاجر بنائے جا رہے ہیں۔ وہاں پر جنگ ختم ہونی چاہئے نہ یہ کہ لوگوں کو مہاجر بنا کر دوسرے ملکوں میں بھیجا جائے جنگ ختم کرنے کے لئے یوگوسلاویہ مثبت اقدام نہیں اٹھاتا حالانکہ کئی دفعہ کوشش ہو چکی ہے کہ یوگوسلاویہ کے مختلف حصوں میں جو جنگ جاری ہے اور جس جنگ کے نتیجہ میں لوگ مہاجر بن کر دوسرے ملکوں میں جا رہے ہیں وہ ختم ہونی چاہئے۔ بوسنیا خاص طور پر اس بات سے زیادہ متاثر ہو رہا ہے۔ سرب لوگوں نے حق کے ساتھ بوسنیا کے لوگ پہلے اکٹھے ہی رہا کرتے تھے۔ بوسنیا پر خاصا دباؤ ڈالا ہوا ہے۔ بلکہ اب تو کہتے ہیں کہ انہوں نے حراستی کیمپ بنائے ہوئے ہیں جہاں پر ایک دوسرے کے افراد کو قید رکھ کے ایذائیں دی جاتی ہیں۔ اور بعض جگہوں پر انہیں قتل بھی کر دیا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض کیمپوں میں دس افراد روزانہ قتل کئے جا رہے ہیں۔ سربیا کے لوگوں کو یہ بھی کہتے سنا گیا ہے کہ وہ بوسنیا کی نسل یا بوسنیا کے مذہب کو ختم کر دینا چاہتے ہیں اس کے مقابلے میں بوسنیا کے طرفداروں نے کہا ہے کہ بوسنیا کی مخالفت کرنے والے اور ان سے لڑنے والے عیسائی تنظیموں کی پشت پناہی میں ایسا کر رہے ہیں یہ واقعی درست ہے یا نہیں یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے لیکن اگر اس جنگ کو مذہب کا روپ دیا جائے تو یقیناً کہا جائے گا کہ بوسنیا کے مسلمانوں کو ختم کرنے والے لوگوں کی پشت پناہی عیسائی تنظیمیں کر رہی ہیں۔ ان کے سینکڑوں بچے بوسنیا سے دیگر محفوظ علاقوں میں لے جائے گئے ہیں حالانکہ ان بچوں کا لے جانا بھی خاصا خطرناک ہے پہلی دفعہ جب ان بچوں کو لے جایا جا رہا تھا تو بس پر بمباری کی گئی۔ اور دو بچے ہلاک ہو گئے۔ جب ان دو بچوں کی تدفین کا وقت آیا اور خاصی تعداد میں بچے ان کی قبروں پر پھول چڑھانے آئے تو پھر بمباری کی گئی۔ اس بمباری کے نتیجہ میں اگرچہ کسی بچے کو تو نقصان نہیں پہنچا لیکن ایک بچے کی دادی جو اپنی ایک بچی کو دفن کرنے کے لئے اس قبرستان میں آئی ہوئی تھی اسے اتنے شدید زخم آئے کہ فوری طور پر اسے ہسپتال میں داخل کروانا پڑا۔ بہرحال اس وقت معاملہ یہ ہے مہاجرین کا اور برطانیہ کی مذمت کی جا رہی ہے کہ وہ اپنے ہاں سے یوگوسلاویہ کے مہاجرین کو ملک بدر کر رہا ہے۔ برطانیہ بھی اپنا جواب یقین کے ساتھ دے رہا ہے۔

افغانی تناظر

افغانیوں کو بے شک آزادی تو مل گئی ہے۔ اور اب ان کے ملک میں ان کی اپنی حکومت ہے۔ لیکن چونکہ مجاہدین کے دھڑے کئی ہیں اسلئے کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی اختلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اب بھی وہاں خانہ جنگی جاری ہے۔ کابل پر راکٹوں کی بارش ہوتی ہے اور اتنے آدمی زخمی ہو جاتے ہیں کہ ہسپتالوں میں ان حالات میں جو بھی وہاں سے بھاگ کر کہیں اور جا سکتا ہے وہ اسی میں اپنی امان سمجھتا ہے کہ بھاگ جائے۔ چنانچہ پہلے غیروں کی حکومت تھی یعنی حکمران روسیوں کے ہاتھ میں تھے تو افغانیوں کو بھاگ کر پاکستان اور ایران جیسے ملک کو جانا پڑا۔ اب یہ خیال تھا کہ روسیوں کی پشت پناہی والی حکومت ختم ہو گئی ہے اور افغانیوں کی اپنی حکومت ہے اور وہ آرام سے زندگی بسر کر سکیں گے۔ لیکن مجاہدین کے مختلف دھڑے ابھی پوری طرح مطمئن نہیں۔ نہ اس بات پر ان کا اتفاق ہو سکا ہے کہ حکومت کس طرح چلائی جائے اور کون چلائے۔ گذشتہ دنوں کابل پر جو راکٹ پھینکے گئے جن کی تعداد سینکڑوں میں بتائی جاتی ہے انہوں نے ایک بہت بڑی تعداد کو زخمی کیا اور اس سے بھی بڑی تعداد کو کابل چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اب یہ لوگ جو واپس افغانستان آ سکے تھے اب ایک دفعہ پھر دوسرے ممالک میں مہاجرین کی صورت میں جا رہے ہیں۔

عراقی شیعہ

یہ عجیب بات ہے کہ جو تنبیہات اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کو جاری کرنی چاہئیں۔ ان کے جاری ہونے سے پہلے امریکہ متنبہ کرنا شروع کر دیتا ہے۔ مثلاً اقوام متحدہ نے عراق میں اپنے ایک نمائندے کو اس غرض سے لئے بھیجا ہوا ہے کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا جائزہ لے اور فہرست تیار کرے۔ اس نمائندے کا نام ہے میکس وان ڈرسٹال
MAX VAN DER STOEL
امریکہ نے دھمکی دی ہے کہ اگر عراق نے شیعہ آبادی کے خلاف اپنی جارحانہ کارروائیاں جاری رکھیں تو اس کے خلاف اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل ایکشن لے گی۔ یہ تنبیہہ اس وقت کی گئی جب سیکورٹی کونسل کے ایک اجلاس میں اس کے نمائندے نے اراکین کو بتایا کہ عراق میں ہزاروں معصوم لوگ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ مول لئے بیٹھے ہیں انہیں بھوک اور فوجی حملے درپیش ہیں۔ امریکہ کی تنبیہہ برطانیہ کے ذریعے کی گئی جس کا یہ مطلب بھی لیا جاتا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ دونوں اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ عراق کے خلاف کسی کارروائی کا موقعہ ملے یہ چاہتے ہیں کہ عراق شیعہ آبادی کے متعلق اپنی پالیسی بدلے اور ان کے لئے ایک الگ زون مقرر کر دے جس طرح اس وقت کردوں کے لئے بھی ایک الگ زون ہے۔ عراق کو اپنی مشکلات درپیش ہیں اور امریکہ اور برطانیہ شیعوں اور کردوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے عراق پر دباؤ ڈال رہے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ دباؤ اس لئے ہے تاکہ عراق عالمی برادری سے تعاون کرے۔ عراق کے متعلق تجویز یہ کیا گیا تھا کہ انسانی ہمدردی کے ناطے اس کی مدد کرنے کے لئے اس کو ۱۶۶ ارب ڈالر کا تیل فروخت کرنے کی اجازت دی جائے۔

یہ جو تنبیہہ کی گئی ہے یہ اس بیان میں شامل ہے جو امریکہ کے سفیر برائے اقوام متحدہ نے دیا ہے۔ کونسل کے فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے جس میں گذشتہ سال کردوں کی آبادی کی حفاظت کا معاملہ پیش ہوا تھا۔ اس سفیر نے کہا ہے کہ شیعوں کے لئے بھی ایک الگ زون بنا دیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ عراق کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ اور اس کے دونوں سروں پر ایک شمال میں اور ایک جنوب میں اس کی مخالف آبادی کو شہ دی جائے۔ اس تنبیہہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ عراق نے شیعہ لوگوں پر حملے کئے ہیں اور مزید حملوں کا خطرہ ہے۔

لیبیا ۔ پابندیاں جاری ہیں

گذشتہ اپریل کی ۱۵ تاریخ سے لیبیا کے خلاف اقوام متحدہ کی لگائی ہوئی پابندیاں عمل میں آئی تھیں اور اس وقت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہر ایک سو بیس دن کے بعد ان پر غور کیا جائے گا۔ اب پہلی دفعہ ان پر غور کیا گیا ہے۔ اور ۱۵ اپریل کو لگائی گئی پابندیوں کو جاری رکھنے کا فیصلہ ہوا۔ اگرچہ او۔آئی۔سی اور بعض دیگر اداروں نے اقوام متحدہ سے اپیل کی تھی کہ وہ ان پابندیوں کو اٹھالے۔ لیکن اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ جب تک لیبیا اپنے ان دو افراد کو سیکورٹی کونسل کے حوالے نہیں کر دیتا یا جیسا کہ ہمیشہ کہا جاتا ہے امریکہ برطانیہ اور فرانس کے حوالے نہیں کر دیتا۔ اس وقت تک ان پابندیوں کے اٹھائے جانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ لیبیا کے رہنما نے کئی دفعہ یہ بات پیش کی ہے کہ ان دو افراد پر کسی ایسے ملک میں مقدمہ چلا لیا جائے جو غیر جانبدار ہو۔ لیکن اقوام متحدہ کو اس بات پر اصرار ہے کہ ان دو افراد کو امریکہ برطانیہ اور فرانس کے حوالے کر دیا جائے اگرچہ جب ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ تو اس بات کی یقین دہانی کرائی جا سکتی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد

ایک وضاحت

الفضل ۸ اگست کے پرچہ میں "طوطا" یا "توتا" نیز "ناطہ" یا "ناتہ" کے الفاظ کے بارے میں استفسار نظر سے گزرا۔

گزارش ہے کہ کماحقہ تحقیق کے لئے اس شہر میں لغت ہا میسر نہیں ہیں۔ مثلاً مولوی عبدالحق صاحب کی ڈکشنری فرہنگِ آصفیہ، لسان العرب وغیرہ۔ تاہم جو کچھ ذہن میں آیا ہے پیشِ خدمت ہے۔

طوطا: فیروز اللغات اردو میں فارسی الاصل قرار دیا گیا ہے معنی ایک خوش رنگ پرندہ۔ اسی لفظ سے مشتقات "طوطیا" رنگ بمعنی نیلا تھوتھا اور "طوطک" ایک ساز۔

"**توتا**": فارسی الاصل بمعنی پرندہ اسی سے توتیا رنگ اور نیلا تھوتھا بنا۔ (تھوتھا غالباً توتا کی بگڑی ہوئی شکل ہوگی) لغت میں اس لفظ کے نیچے بے شمار محاورے اور تراکیب بھی درج ہیں۔ مثلاً طوطے کی طرح رٹنا۔ طوطا چشم، نقار خانے میں طوطی کی آواز وغیرہ۔

طوطی: فیروز اللغات فارسی میں توتا یا طوطا نہیں ملتا طوطی بمعنی خوش آواز خوش رنگ پرندہ ملتا ہے۔ بلکہ فارسی میں تو ہر چھوٹی چڑیا کو طوطی کہا گیا ہے (ظاہر ہے گدھ یا پہاڑی کوے کو تو طوطی نہیں کہا جائے گا) کچھ بولنے والی طوطیاں بھی ہوتی ہیں جیسے شیخ سعدی شیرازیؒ کی ایک حکایت کا ایک جملہ ہم بچپن سے قاعدہ یسرنا القرآن میں پڑھتے چلے آئے ہیں۔ "طوطی گفت دریں چہ شک"

حافظ شیرازی نے حاکمِ بنگالہ کو اس کی تین لونڈیوں سرو، گل اور لالہ کی توصیف میں حسب فرمائش ایک غزل لکھ بھیجی تھی۔ مطلع کا مصرعۂ اول تھا ؎

ساقی حدیثِ سرو دگل دلالہ می رود

اسی غزل کا شعر ہے ؎

شکّر شکن شوند ہمہ طوطیانِ ہند
زیں قند پارسی کہ بہ بنگالہ می رود

تو طوطی خوش آواز چڑیاؤں کا نام ٹھہرا۔

اسی لغت میں طوطک نامی ساز کا بھی ذکر ہے۔ شاید اسی لئے ایک فلمی گیت "توتک توتک توتڑیاں" بہت رائج ہوا۔

فیروز اللغات فارسی میں لفظ طوطی کو عربی النسل قرار دیا گیا ہے اور یہ کہ یہ لفظ توتی کا معرّب ہے مگر عربی لغت المنجد میں لفظ طوطی نہیں ملا۔ اب یہ تو مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ہی بتائیں گے کہ آیا طوطی عربی زبان کا لفظ ہے یا یہ کہ توتے کو عربی میں کیا کہتے ہیں۔

ایک بار ٹیلیویژن پر "توتا کہانی" نامی ایک سیریل پیش کیا گیا تھا۔ اس پر بڑی لے دے ہوئی تھی مگر کہانی نویس کوئی معمولی شخصیت نہیں تھی۔ میری مراد جناب اشفاق احمد خانصاحب صدر اردو بورڈ سے ہے۔

ناطہ اور ناتہ یہاں کسی لغت میں نہیں آئے۔ البتہ رشتہ ناطہ ملتا ہے۔ اب رشتہ فارسی کا لفظ ہے۔ بمعنی دھاگہ یا لڑی (رسی سے رشتۂ جان، رشتۂ مناکحت وغیرہ بنے) اور ناتا ہندی لفظ ہے۔ غالباً "رشتہ ناتہ" درست ہوگا۔ ناتہ کو معرّب بنانے کے شوق نے ناطہ سے بدل دیا۔

قلبِ ماہیت: کچھ نہیں کہا جاسکتا غالباً مغل، پٹھان اور ایرانیوں کی ہندوستان میں آمد اور خلا ملا کے بعد توتا کو طوطا (طوطی سے) اور ناتا کو ناطہ بنا لیا گیا۔ دیگر عرض ہے کہ "توتا" نام کا پرندہ خالص ہندی ہے۔ ہندی زبان میں حروفِ تہجی ط ہوتا ہی نہیں نیز یہ پرندہ آم اور امرود پر پلتا ہے بلکہ ان پھلوں کو اور سورج مکھی کے پودوں کے بیج کھا کر ان کا بیڑا غرق کرتا ہے۔ اور قارئین کرام! یہ پھل اور یہ جنس نہ ایران میں ہوتی ہے نہ عرب میں۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

ہے کہ غیر جانبداری سے معاملہ پر غور ہوگا اور لیبیا کے سرکاری افسر اسکی نگرانی کر سکیں گے۔ لیکن لیبیا کو اس بات سے اتفاق نہیں ہے وہ چاہتا ہے کہ یا لیبیا میں ان پر مقدمہ چلا جائے یا کسی ایسے ملک میں جو غیر جانبدار ہو۔ لیبیا نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ ان دو افراد کو او۔آئی۔سی کے حوالے کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس پر خیال یہ ہے۔ کہ اگر امریکہ کے حوالے ان دو افراد کو کر دیا گیا تو یہ ایک ایسی رسم پڑ جائے گا کہ جب بھی کوئی ملک چاہے گا۔ وہ لیبیا کے باشندوں پر الزام لگا کر انہیں اپنے ملک لے جا سکے گا اور وہاں ان پر اپنی مرضی کے مطابق مقدمہ چلا دیگا۔

گزشتہ دنوں حسنی مبارک صدر مصر لیبیا گئے تھے تاکہ کرنل معمر قذافی سے اسی معاملے پر اور اسی طرح دیگر معاملات پر بھی گفت و شنید کی جا سکے۔ حسنی مبارک نے پہلے ہی اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ کوئی ایسا راستہ نکل آنا چاہئے کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل مطمئن ہو جائے کہ ان دو افراد کو اگر یہ ملزم ثابت ہوئے تو سزا دی جا سکے گی۔ لیکن فی الحال کوئی ایسا راستہ سامنے نہیں آیا اور اقوام متحدہ نے پہلی دفعہ ۱۲۰ دنوں کی نظر ثانی کے بعد اپنے فیصلے کو جاری رکھا ہے۔

امریکی قرضہ برائے اسرائیل

لگتا ہے کہ اسرائیل کے نئے وزیر اعظم یزک رابین نے اب تک فلسطینیوں کے متعلق جو بیان دیئے ہیں۔ خاص طور پر مقبوضہ عرب علاقوں میں بستیاں بسانے کی سکیم کو روکنے کے سلسلے میں وہ جیسا کہ فلسطینیوں نے پہلے کہا تھا۔ اسے امریکہ سے دس ارب ڈالر لینے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ فلسطینیوں کو شروع ہی سے یہ بات مشکوک نظر آتی ہے کہ امریکہ یہ قرضہ نہیں دے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ اگرچہ رابین اپنی باتوں سے امریکہ کو قرضہ لینے پر اس لئے مائل کرلے گا۔ کہ وہ بستیاں بسانے سے انکار یا ان کی رفتار کم کرنے سے متعلق بات کرتا ہے۔ لیکن جب اسے قرضہ مل گیا تو وہ کسی نہ کسی طرح اس رقم کو باہر سے آنے والے یہودیوں کیلئے بستیاں بسانے پر خرچ کرے گا۔ سارے کا سارا روپیہ نہ بھی ان بستیوں پر خرچ ہو تو کچھ حصہ تو یقیناً ان پر خرچ ہو گا۔

شام نے اس بات کی مذمت کی ہے کہ امریکہ یزک رابین کی باتوں میں آکر اسے قرضہ دینے کی حامی بھرلے۔ کیونکہ ایک دفعہ جب قرضہ دے دیا گیا تو پھر اس پر پابندیاں لگانا مشکل ہو جائے گا۔ آخر پہلے کس ملک نے پابندیوں پر عمل کیا ہے۔ حالانکہ وہ پابندیاں اقوام متحدہ کی طرف سے لگائی جاتی ہیں۔ اسرائیل ہی کو دیکھ لیجئے۔ اس نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کا کب پاس کیا ہے۔ ہمیشہ ان سے کنی کتراتا رہا ہے۔ اسی لئے شام کے صدر الاسد نے اس بات کی کھل کر مذمت کی ہے کہ امریکہ اسرائیل کو قرضہ دے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

یا کمزور ہے تو بے شک بیٹھ جائے۔ اگر نماز بیٹھ کر پڑھنی جائز ہے اور اس سے صف میں کوئی خلل نہیں آسکتا تو خدام کے اجتماع میں بھی اس سے کوئی نقص واقع نہیں ہو سکتا۔ صرف اس یکجہتی سے یہ پتہ لگ جائے گا کہ خدام میں کوئی نظام موجود ہے۔ اب موجودہ حالت میں کچھ پتہ نہیں لگتا کوئی ہاتھ باندھے کھڑا ہے۔ کوئی ہاتھ لٹکائے۔ اگر سب ایک طرح کھڑے ہوں تو خواہ کمزور اور بیمار بیٹھے ہوئے ہوں تب بھی دیکھنے والا یہ نہیں سمجھے گا کہ ان کا نظام خراب ہے بلکہ وہ ان کے بیٹھنے کو معذوری پر محمول کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں اگر کوئی فیصلہ ہو جائے تو بیٹھنے والا وہی شکل اختیار کر سکتا ہے مثلاً اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ ہاتھ لٹکانے ہیں تو وہ بھی ہاتھ لٹکا کر بیٹھ سکتا ہے۔ اگر ہاتھ پیچھے کرنے کا فیصلہ ہو جائے گو یہ نامعقول بات ہے تو بیٹھنے والا بھی ایسا کر سکتا ہے۔ پس اپنا ایک نظام مقرر کرو اور اس جلسے میں اس کا فیصلہ کرو اور سب کو سکھاؤ کہ جب بھی تم نے کھڑا ہونا ہو اس شکل میں کھڑے ہو اور پھر نوجوانوں کو آزادی دو اور انہیں بتادو کہ اگر تم سے بعض کھڑے نہیں ہو سکتے تو بیٹھ سکتے ہو۔ اگر نماز میں بیٹھنے کی اجازت ہے تو خدام کا جلسہ نماز سے زیادہ اہم نہیں کہ اس میں بیٹھا نہیں جا سکتا۔ اگر کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اسے آرام آجائے تو وہ دوبارہ کھڑا ہو جائے۔ اور اگر کھڑا ہونے والا تکلیف محسوس کرے تو بیٹھ جائے۔ اس طرح بیٹھنے والے دیکھنے والوں پر یہ اثر نہیں ڈالیں گے کہ ان کا کوئی نظام نہیں بلکہ صرف یہ اثر پیدا ہوگا کہ وہ بیمار ہیں۔

یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ اپنے نفس پر کبھی بدگمانی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جیسا کہ دوسرے پر بدگمانی کرنا برا ہے ایسا ہی اپنے نفس کے متعلق بدگمانی کرنا بھی اچھا نہیں۔ بلکہ گناہ ہے۔ تو اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے دل میں یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم شیطان کو اپنے اوپر غالب نہیں ہونے دیں گے۔ ناامید نہ ہونے اور اپنے نفس پر بدگمانی نہ کرنے اور عجب اور تکبر میں یہ فرق ہے کہ اول الذکر ہمیشہ آئندہ واقعات کے متعلق ہوتا ہے۔ اور آخر الذکر عموماً پہلے کاموں پر ہوتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲۳۔ اگست۔ کل بعد دوپہر سے بادل چھائے رہے مگر گرمی جاری رہی۔ آج صبح سے دھوپ اور گرمی ہے اگرچہ ہوا بھی چل رہی ہے۔
○ صبح سے مختلف وقفوں سے دو بار بجلی جا چکی ہے۔

○ پاکستان اور بھارت سیاچن سے فوجیں ہٹانے پر رضامند ہو گئے ہیں یہ فیصلہ دونوں ملکوں کے خارجہ سیکرٹریوں کے مذاکرات میں ہوا اس کی تفصیلات اکتوبر میں طے کی جائیں گی۔

○ وزیر اعظم نے عوام سے کہا ہے کہ وہ بدعنوان افسران کی نشاندہی کریں۔ نشاندہی کرنے پر کسی ایسے افسر کو نہیں چھوڑا جائے گا۔

○ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان نے افغان لیڈر حکمت یار خان کے ساتھیوں کو پاکستان چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔ حزب اسلامی کو پاکستان میں تمام دفاتر بھی بند کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ حکمت یار کا طرز عمل پاکستان کے مفادات کے منافی ہے۔ ان کے ساتھ قطع تعلق کا وقت آگیا ہے۔ سرحدوں کی صورتحال پاکستان کے لئے پریشان کن ہے۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ ملکی سیاست میں ملّا ازم اور فتوی بازی شدت سے داخل ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کا قول وفعل ایسا نہیں کہ ان پر کفر کا فتویٰ لگایا جاسکے۔

○ وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں متحدہ علماء کونسل کے زیر اہتمام منعقد پہلی بین الاقوامی اسلامی سکالرز کانفرنس کے شام کے اجلاس میں یہ قرارداد منظور کی کہ وفاقی کابینہ کے رکن سردار آصف احمد علی کو سود کے بارے میں ان کے خیالات کی وجہ سے کابینہ سے نکال دیا جائے۔ کانفرنس نے وزیر خزانہ سرتاج عزیز کی اس بات سے بھی اتفاق نہیں کیا کہ سود کا متبادل کوئی نظام موجود نہیں۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان کی قیادت میں قائم ہونے والے نئے ۸ جماعتی اتحاد کے بارے میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ یہ فراڈ ہے۔ نوابزادہ نصر اللہ نے ہمیشہ ملک کو ڈھانے کے لئے کام کیا ہے پی ڈی اے نے نئے اتحاد این ڈی اے کے بارے میں کہا ہے کہ یہ اتحاد ایک اہم قوت کی اشیرباد پر وجود میں آیا ہے اس کا مقصد صرف پیپلز پارٹی کو اقتدار سے باہر رکھنا ہے۔ پی ڈی اے نے کہا ہے کہ اب اے پی سی (آل پارٹیز کانفرنس) کا وجود ختم ہو گیا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی نئے آٹھ جماعتی اتحاد این ڈی اے میں شامل نہیں ہو گی۔

○ انجمن سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے بتایا ہے کہ ان کی طرف سے پیش کئے گئے ناموس صحابہ کے بل پر ۲۴۰ اراکین قومی اسمبلی دستخط کر چکے ہیں۔ اب یہ بل قومی اسمبلی کے سیکرٹریٹ کو بھجوا دیا گیا ہے۔

○ وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ پنجاب میں صرف الذوالفقار کے ۱۴ دہشت گردوں پر مقدمے چلیں گے۔

○ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ ایوان صدر، حکومت اور جی ایچ کیو اپنا اپنا کھیل کھیل رہے ہیں۔ فوج کا سیاسی کردار دوبارہ منظر عام پر آگیا ہے۔

○ پاکستان کرکٹ ٹیم کے مایہ ناز کھلاڑی عمران خان نے کہا ہے کہ اب پاکستانی کرکٹ ٹیم کو میری ضرورت نہیں رہی۔ میں کسی نوجوان کھلاڑی کا راستہ روکنا نہیں چاہتا۔

○ وفاقی وزیر مواصلات مسٹر اعظم ہوتی نے نفاذ اسلام کی کوششوں میں روڑے اٹکانے پر جماعت اسلامی کی مذمت کی ہے۔

○ کرم لیوی فورس نے پارہ چنار میں ۵۲۔ کلاشنکوفیں اور دوسرا اسلحہ پکڑ لیا۔ اس میں مارٹر توپیں بھی شامل ہیں۔

○ جاپان نے پاکستان کو قرضوں کی فراہمی روک دی ہے اور قرضوں کے غلط استعمال کا الزام لگایا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ نئے اتحاد کے تمام لیڈر صدر کے ٹاؤٹ ہیں۔ صدر کے اشارے پر چلنے والوں سے جمہوریت کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

○ بھارت کے سیکرٹری خارجہ مسٹر جے این ڈکشٹ نے حالیہ پاک بھارت مذاکرات کو بہت نتیجہ خیز قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ عمل یونہی جاری رہا تو دونوں ملکوں کا درجہ حرارت یقینی طور پر نیچے آجائے گا۔

○ نئے سیاسی اتحاد این ڈی اے کے رکن عبدالحفیظ پیرزادہ نے اس امر کی تردید کی ہے کہ نیا اتحاد صدر کے اشارے پر پیپلز پارٹی کے خلاف بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پی ڈی اے کے برعکس کوئی راستہ اختیار نہیں کریں گے۔

○ افغانستان کی سرکاری فوجوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے باغیوں کے قبضے سے ان کا زیر قبضہ علاقہ چھڑا لیا ہے۔ باغی مجاہدین نے پچھلے دو ہفتوں سے کابل اور اس کے گردونواح کے علاقوں میں زبردست گولہ باری اور بمباری سے تباہی مچا رکھی تھی۔

○ آزاد کشمیر کے دیہات پر بھارتی فوج کی فائرنگ دوسرے روز بھی جاری رہی۔ واہگہ بارڈر پر بھارتی سرحدی فوج اور پاکستان کے رینجرز میں جھڑپ ہوئی۔ بھارت کے سرحدی محافظوں نے رات کے وقت سرچ لائٹیں بجھا کر بنگالیوں اور بہاریوں کے پاکستان میں داخلے کی آڑ میں تخریب کار پاکستان میں داخل کرنے کی کوشش کی تھی۔

○ ایم کیو ایم کے سینیٹر مسٹر اشتیاق اظہر نے صدر سے اہم ملاقات کی۔

○ حزب اسلامی نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان افغانستان کی تقسیم کا حامی ہے اگر پاکستانی افسر کی دوستم سے ملاقات کی خبر درست ہے تو پھر پاکستان سمجھ لے کہ افغانستان کی تقسیم کی صورت میں پاکستان کی بھی تقسیم ہو گی۔

○ شام نے مغربی ملکوں کی اس تجویز کی مخالفت کی ہے جس کے تحت جنوبی عراق کو عراق کے لئے ممنوعہ علاقہ قرار دیا جائے گا۔ شام کے وزیر خارجہ نے اس تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے عراق کے متحد رہنے پر زور دیا ہے۔

○ مری میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ میں ملک کے بچے بچے کو ساتھ لے کر اسلام آباد جاؤں گی۔ اور گرتی دیوار کو آخری دھکا دوں گی انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام اٹھ کھڑے ہوئے ہیں وہ موجودہ حکومت کو مزید برداشت نہیں کریں گے۔

○ عراقی سفیر نے اعلان کیا ہے کہ عراق میں ممنوعہ فضائی علاقہ قائم کرنے والوں کے طیارے مار گرائے جائیں گے۔

○ جمعیت العلمائے اسلام (س) کے مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ نئے سیاسی اتحاد این ڈی اے سے حکومت کو فائدہ پہنچے گا۔

○ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے کہا ہے کہ میرے خلاف کسی فوجی بغاوت کا امکان نہیں ہے۔

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیما راؤ اپوزیشن کو توڑنے میں کامیاب رہے جنتا دل کے بیس ۲۰ اراکین نے اپنا ایک گروپ تشکیل دے کر حکومت سے تعاون کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم میر محمد اکبر صاحب گوجرانوالہ ابن محترم میر محمد بخش صاحب لمبے عرصے سے بیمار ہیں۔

○ منظور احمد صاحب بھٹی رچنا ٹاؤن شاہدرہ ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ امراض پتہ کی وجہ سے سخت بیمار ہیں اور لاہور ہسپتال میں داخل ہیں

○ مکرم حمید احمد صاحب آف ہڈیارہ لاہور کچھ عرصہ سے گردہ میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ چند یوم تک الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔

○ خلیل احمد قیصر صاحب کی اہلیہ آج کل فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں

مفید اور مؤثر دوائیں

نور اُبٹنہ چہرے کے کیل چھائیوں، داغوں اور مہاسوں کو دور کر کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔

نور آملہ سکری خشکی دور کر کے بال نرم ملائم اور لمبے کرتا ہے۔ بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔

تابانی ہربل لوشن، چہرہ اور ہاتھوں کی خوبصورتی اور دلکشی کیلئے۔

نور منجن دانتوں اور منہ کی پوری صفائی کیلئے

شفاء پائیوریا مسوڑھوں کے خون و پیپ کو دور کرتا ہے۔

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ

جدید فیشن کے ساتھ **شریف جیولرز** روایتی زیورات
فون دکان: ۶۴۹ - رہائش: ۱۷ا
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوایئے

دانت نکالنا کوئی علاج نہیں ہے
درد والے دانت کو کامیاب علاج کے بعد بھر دیا جاتا ہے

دانتوں سے خون پیپ کا آنا۔ پانی گرم سرد لگنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ پائیوریا کے تسلی بخش علاج کیلئے تشریف لائیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں

لنڈن اور جرمنی سے مزید تجربہ حاصل کرنیکے بعد

خاندانی معالج امراض دندان

برائے تجربہ کار

چنیوٹ میں ربوہ والے

ڈاکٹر بشیر احمد دندان ساز

بیرانا اڈہ لاریاں نزد مدرسہ جونگی چنیوٹ

فون کلینک ۹۴۵۰ کوٹھی چنیوٹ ۴۶۶

قدرتی دانتوں کی مانند

خوبصورت اور مضبوط مصنوعی دانت

دانت بغیر تار بغیر تالو فل سیٹ لگوانے کیلئے ہمارے جدید تجربہ سے فائدہ اٹھائیں جن سے آپ تمام اشیاء باآسانی چبا سکتے ہیں

پاک گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ

فون: ۵۵۰/۶۴۴

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

برائے فروخت

دوکان کا فرنیچر شوکیس، الماریاں اور کرسیاں فوری برائے فروخت موجود ہیں

رابطہ

انصاف واچ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ

ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد

۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

الطاف فرنیشرز

شیخوپورہ روڈ۔ فیصل آباد

مقدیمی م اوّلین م شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

ضرورت ہے

۱۔ سیلزمین تعلیم کم از کم میٹرک۔ عمر ۲۰ تا ۳۵ سال

۲۔ ربڑ پارٹس کا کام سیکھنے والے لڑکے

رہائش کا انتظام بھی ہوگا۔

دوران ٹریننگ وظیفہ بھی دیا جائے گا

پتہ برائے رابطہ

میاں بھائی

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۲۲۳۳۷۲ ۲۲۳۳۷۳

حنیف ہومیوپیتھک کلینک

۸۴۔ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

کے یکم فروری ۱۹۹۲ء سے اوقات کار درج ذیل ہوں گے۔

ہر روز صبح ½۹ بجے سے ½۱۲ بجے تک

ہر شام ۵ بجے سے ½۷ بجے تک

صرف ہر جمعہ کے دن دواخانہ بند رہا کرے گا

خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ

کول بریز

ریفریجریٹر۔ ایئرکنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر اور آٹو میٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کے لئے۔

۵۸۔ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور

فون: ۴۸۸۸۴۴ / ۴۸۰۹۴۴

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز

کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص ــــ مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۴۱۳۴

ڈش لگوانے والے احباب کیلئے خوشخبری

خدا نے چاہا تو ہم بہت جلد معیاری اور کم قیمت ڈش انٹینا سسٹم فراہم کر رہے ہیں۔ جو کہ ہماری ضروریات کے عین مطابق ہوگا۔ مزید تفصیلات کیلئے۔

ڈش انٹینا ماسٹر

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

فون: ۰۴۵۲۴ PP ۸۳۱ / PP ۹۲۹

رہائش: ۴۸۷

ٹی وی پوائنٹ فیصل آباد

OFFICE ۳۰۸۰۶

FAX ۰۴۱۱ ۶۱۰۱۷۸

RES ۳۵۴۱۱۵

مقدیمی م اوّلین م شہرہ آفاق

حب اٹھراء

سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے

نیران

نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے

زدجام عشق

تیس گولی ۹۰/- روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ۔ پاکستان

فون: ۲۱۹۰۶۵ ـ ۲۱۸۵۳۴

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ــــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

پتہ